رمضان میں غیر روزہ دار مسافر دن میں مقیم ہو جائے تو اس کے متعلق حکم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3210

تاریخ اجراء: 28 ربیع الثانی 1446ھ / 01 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی مسافر رمضان المبارک کے مہینے میں مقیم ہو جائے مثلاً اپنے گھر آجائے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو، تو کیا اس کے لئے شام تک کھانا پینا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر شرعی مسافر نے رخصت پر عمل کرتے ہوئے رمضان کا روزہ نہیں رکھا تھا اور دن میں وہ مقیم ہو گیا تو چونکہ اب وہ مسافر نہ رہا لہذا سفر کے سبب اسے روزہ نہ رکھنے کی جو رخصت حاصل تھی وہ بھی باقی نہ رہی، اب اگر وہ ضحوی کبریٰ سے پہلے مقیم ہوا ہے اور صبح صادق سے اب تک منافی روزہ کوئی کام بھی قصداً نہیں پایا گیا تو چونکہ رمضان کے ادا روزے کی نیت کا وقت غروب آفتاب سے لیکر ضحوی کبریٰ سے پہلے تک ہے لہذا اس پر روزے کی نیت کر لینا واجب ہے اور نیت یہ کرے کہ میں صبح سے روزہ دار ہوں، جب روزے کی نیت کرلے گا تو واضح ہے کہ اب دن بھر کھانا پینا وغیرہ جائز نہیں ہو گا۔

اور اگر ضحوی کبریٰ کے بعد مقیم ہوا یا ضحوی کبریٰ سے پہلے ہی مقیم ہوا لیکن صبح صادق کے بعد منافیٔ روزہ کوئی کام پایا گیا تھا تو اب اگرچہ وہ اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا، البتہ اس مقدس ماہ کی حرمت کے پیش نظر اسے غروب آفتاب تک کھانے پینے وغیرہ کی اجازت نہیں بلکہ روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہے، اور بعد رمضان اس روزے کی قضا بھی لازم ہو گی۔

روزوں کی فرضیت سے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔(پارہ2، سورۃالبقرۃ، آیت 183)

مسافر شرعی کو سفر کی حالت میں روزہ ترک کرنے کی رخصت ہے، چنانچہ مراقی الفلاح میں ہے "وللمسافر۔۔۔ فله الفطر "ترجمہ: مسافر کو روزہ چھوڑنے کا اختیار ہے۔

اس عبارت کے تحت حاشیۃ الطحطاوی میں ہے"أي سفرا شرعيا وهو الذي تقصر فيه الصلاة"ترجمہ: یعنی سفر شرعی اختیار کرنے والے مسافر کو اور یہ وہ سفر ہے جس میں نماز قصر کی جاتی ہے۔(حاشیۃالطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص686،685، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

مسافر کا سفر ختم ہو جائے تو اس کے حکم سے متعلق الجوہرۃ النیرہ میں ہے:"(واذا قدم المسافر أو طهرت الحائض فی بعض النهار امسكا بقية يومهما) هذا اذا قدم المسافر بعد الزوال أو قبله بعد الاكل, أما اذا كان قبل الزوال والاكل فعليه الصوم"ترجمہ: اور جب دن کے بعض حصے میں مسافر واپس آجائے یا حائضہ پاک ہو جائے تو یہ دونوں بقیہ دن (کھانے پینے سے) رکے رہیں، یہ اس وقت ہے جب مسافر زوال کے بعد یا زوال سے قبل کچھ کھانے کے بعد واپس آیا ہو، بہر حال جب زوال اور کھانے سے قبل واپس آئے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ (الجوہرۃالنیرۃ، کتاب الصوم، ج1، ص144، المطبعۃ الخیریۃ)

جن صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا، ان کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے "(اذا اكل الصائم اوشرب اوجامع) حال كونه (ناسيا) فی الفرض والنفل قبل النية اوبعدها على الصحيح۔۔۔۔۔(لم يفطر)"ترجمہ: جب روزہ دار کھالے یا پی لی یا جماع کرلے، بھولنے کی حالت میں، فرض روزے میں اور نفل روزے میں نیت سے پہلے یا نیت کے بعد، صحیح قول کے مطابق تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(الدرالمختار مع ردالمحتار، ج03، ص419-20-28، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم